بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

یوم یک شنبہ

جلد ۳۰	۱۳ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش	یکم رمضان سنہ ۱۳۶۱ ھ	۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ ء	نمبر ۲۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ منظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

آج صبح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں مقامی خدام الاحمدیہ نے ریلی کی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب خان عباس احمد صاحب کے زیر انتظام بعض اہم کام سر انجام دیئے گئے۔ مثلاً آگ بجھائی گئی۔ مقابلہ کیا گیا۔ قوت یادداشت۔ اور قوت حافظہ کا امتحان لیا گیا۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی موجود تھے۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور کی دختر امۃ الحفیظ صاحبہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر اختر صاحب کے بھتیجے میاں محمد شریف

روزنامہ الفضل قادیان — یکم رمضان المبارک ۱۳۶۱ ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اشد ترین مخالفین کے متعلق تحریریں

کچھ عرصہ ہوا۔ اخبار "زمزم" نے لکھا تھا۔ کہ مسلمانوں میں گاندھی جی ایسے اعلےٰ اخلاق رکھنے والا کوئی لیڈر نہیں۔ صرف ایک مسٹر جناح تھا۔ مگر وہ بھی گاندھی جی کی گرد کو بھی نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس پر انتہائی مایوسی کے عالم میں بتایا تھا۔ کہ ہمارے لیئے صرف چارہ کار یہی ہے کہ ہم اپنا سر ندامت کے ساتھ جھکالیں۔ اور اپنی اخلاقی حالت پر ماتم کرنے کے لیئے وقف ہوجائیں۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ہم نے لکھا:۔

"اگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بیان فرمودہ حقیقت ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ شجر اسلام نے اس زمانہ میں کونسے پھل پیش کیئے۔ جن سے اسلام کی حقانیت کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر کوئی نہیں اور بالفاظ "زمزم" ایک بھی نہیں۔ کیونکہ وہ کہہ رہا ہے۔ کہ "اسلام اور ہے۔ اور مسلمان اور ہیں"۔ تو اس اسلام کو کوئی کیا کرے۔ جس کا ذکر "زمزم" کر رہا ہے۔ اور جو روحانی نمونے پیش کرنا تو الگ رہا۔ کوئی اخلاقی نمونہ بھی پیش نہیں کرسکتا۔ اگر اس اسلام میں کوئی اثر نہیں۔ وہ اپنے ماننے والوں کی زندگی میں کوئی اچھی تبدیلی نہیں پیدا کرسکتا۔ حتےٰ کہ وہ گاندھی جی کی گرد کو پہونچنے کے قابل بھی کسی انسان کو نہیں بنا سکتا۔ تو اس کا ذکر کرنے سے کیا فائدہ۔ اور کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ نعوذ باللہ ایسے بے ثمر مذہب کی تعلیم کا کھوج لگاتا پھرے"۔

اسی سلسلہ میں ہم نے بتایا تھا:۔

"حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسان کو روحانی۔ اخلاقی اور ذہنی لحاظ سے کمال تک پہونچا سکتا ہے۔ پہونچا رہا ہے۔ اور قیامت تک پہونچاتا چلا جائے گا۔ موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی اسی حالت کو بدلنے کے لیئے جس پر وہ ماتم کرنے کے لیئے وقف ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ اور آپ نے ایسے باکمال انسان پیدا کیئے ہیں۔ جو اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہیں۔ آج اگر کوئی اپنی کور چشمی کی وجہ سے انہیں شناخت نہ کرے۔ تو نہ کرے۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب تسلیم کیا جائے گا کہ فی الواقعہ شجر اسلام باثمر شجر ہے۔ اور اس نے ایسے ثمر پیدا کیئے ہیں۔ جن کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی"۔

اس کے جواب میں اخبار "زمزم" نے اپنے ۱۰ ستمبر کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے جس سے اس کے اس سابقہ قول کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان اور ہیں۔ اور اسلام اور ہے کیونکہ اگر معاصر مذکور کے پیش نظر صحیح اسلامی تعلیم ہوتی۔ تو وہ ایسا غیر معقول رویہ قطعاً اختیار نہ کرتا۔ جیسا کہ اس نے اپنے اس مضمون میں کیا ہے۔ مثلاً لکھا ہے:۔

"ہمیں تو صرف یہی شکایت تھی۔ کہ مسٹر جناح نرمی سے کام نہیں لیتے۔ اس کے جواب میں الفضل مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو پیش کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب بڑے ہی نرم اور با اخلاق انسان تھے۔ اور ان کے اخلاق کو دیکھ کر ہر شخص شجر اسلام کو اس کے پھل سے پہچان سکتا ہے۔ آیئے اب ہم "الفضل" کے معیار پر مرزا صاحب کو جانچتے ہیں"۔

اس کے بعد چند مزعومہ سخت الفاظ نقل کر کے لکھا ہے:۔

"جو شخص اختلاف رائے کی بناء پر اپنے مخالفوں کو ولد الحرام اور کنجریوں کی اولاد تک کہہ ڈالے۔ اس نے جیسی کچھ حسین اور خوبصورت جماعت پیدا کی ہوگی۔ اس کا اندازہ ہر شخص لگا سکتا ہے"۔

قبل اس کے کہ ہم اس اعتراض کے متعلق کچھ عرض کریں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درشت کلامی کے الزام کے متعلق جو اصولی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ انہیں حضور کے اپنے الفاظ میں پیش کردیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔ بڑے دھوکے کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیانِ واقعہ کو ایک ہی صورت سمجھ لیتے ہیں۔ اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے۔ دشنام دہی تصور کر لیتے ہیں۔ حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے۔ جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔ اور اگر ہر ایک سخت اور آزاردہ تقریر کو محض بوجہ اس کی مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں۔ تو پھر اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔ کیونکہ جو کچھ بتوں کی ذلت اور بت پرستوں کی حقارت اور ان کے بارہ میں لعنت ملامت کے سخت الفاظ قرآن شریف میں استعمال کیئے گئے ہیں۔ یہ ہرگز ایسے نہیں جن کے سننے سے بت پرستوں کے دل خوش ہوئے ہوں۔ بلکہ بلاشبہ ان الفاظ نے ان کے غصہ کی حالت کی بہت تحریک کی ہوگی۔ کیا خدا تعالےٰ کا کفار مکہ کو مخاطب کر کے یہ فرمانا۔ کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم معترض کے من گھڑت قاعدہ کے موافق گالی میں داخل نہیں ہے کیا خدا تعالےٰ کا قرآن شریف میں کفار کو شر البریہ قرار دینا اور تمام رذیل اور پلید مخلوقات سے انہیں بدتر ظاہر کرنا یہ معترض کے خیال کے رو سے دشنام دہی میں داخل نہیں ہوگا۔ کیا خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں واغلظ علیہم نہیں فرمایا

پھر فرماتے ہیں "دشنام دہی اور چیز ہے۔ اور بیان واقعہ کا گو وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو۔ دوسری شے ہے۔ ہر ایک محقق اور حق گو کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ سچی بات کو پورے پورے طور پر مخالف گم گشتہ کے کانوں تک پہونچا دیوے۔ پھر اگر وہ سچ کو سن کر افروختہ ہو تو ہوا کرے"۔

(ازالہ اوہام صت۲۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس کی (سعد اللہ لدھیانوی) کی بدزبانی پر بہت صبر کیا۔ اور اپنے تئیں روکا۔ لیکن جب وہ حد سے گزر گیا۔ اور اس کے اندرونی گند کا پل ٹوٹ گیا۔ تب میں نے نیک نیتی سے اس کے حق میں وہ الفاظ استعمال کئے۔ جو محل پر چسپاں تھے۔ اگرچہ وہ الفاظ کسی قدر سخت ہیں مگر دشنام دہی کی قسم میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ واقعات کے مطابق ہیں۔ اور عین ضرورت کے وقت لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک نبی حلیم تھا مگر ان سب کو واقعات کے متعلق ایسے الفاظ اپنے دشمنوں کی نسبت استعمال کرنے پڑے ہیں۔ چنانچہ انجیل میں کس قدر نرم تعلیم کا دعوےٰ کیا گیا ہے تاہم انجیلوں میں فقیہوں۔ فریسیوں اور یہودیوں کے علماء کی نسبت یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ کہ وہ مکار ہیں۔ فریبی ہیں۔ مفسد ہیں۔ سانپوں کے بچے ہیں۔ بھیڑیے ہیں۔ اور ناپاک طبع اور خراب اندرون ہیں۔ اور کنجریاں ان سے پہلے بہشت میں جائیں گی۔ ایسا ہی قرآن شریف میں زنیم وغیرہ الفاظ موجود ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو لفظ محل پر چسپاں ہو۔ وہ دشنام دہی نہیں۔ اور کسی نبی نے سخت گوئی میں سبقت نہیں کی۔ بلکہ جب وقت بدطینت کا فزول کی بدگوئی انتہا تک پہونچ گئی۔ تب خدا کے اذن سے یا اس کی وحی سے وہ الفاظ انہوں نے استعمال کئے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰-۲۱)

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تمام مخالفوں کی نسبت میرا یہی دستور رہا ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جب جرأت کے ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا۔ اور میرے پر کفر کا فتوےٰ لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے مجھے گالیاں دلوائیں۔ اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا۔ اور میرا نام کذاب مفسد۔ دجال۔ مفتری۔ مکار۔ ٹھگ۔ فاسق فاجر۔ خائن رکھا۔ تب خدا نے میرے دل میں ڈالا۔ کہ صحت نیت کے ساتھ ان تحریروں کی مدافعت کروں۔ میں نفسانی جوش سے کسی کا دشمن نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک سے بھلائی کروں۔ مگر جب کوئی حد سے بڑھ جائے۔ تو میں کیا کروں۔ میرا انصاف خدا کے پاس ہے ان سب لوگوں نے مجھے دکھ دیا۔ اور حد سے زیادہ دکھ دیا۔ اور ہر ایک بات میں ہنسی اور ٹھٹھا کا نشانہ بنایا۔ پس میں بجز اس کے کیا کہوں کہ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱)

کتاب البریہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔ لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے۔ جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی" (صت۱)

چونکہ اخلاق اور بداخلاقی کے صحیح مفہوم سے بھی اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ اس لئے بھی یہ اعتراض کر دیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اخلاقی قوت سے یہ مراد نہیں۔ کہ ہر جگہ وہ خواہ مخواہ نرمی کرتا ہے۔ کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے۔ کہ جس طرح تنگ ظرف آدمی دشمن اور بے ادب کی باتوں سے جل کر اور لجاب ہو کر جلد مزاج میں تغیر پیدا کر لیتے ہیں۔ اور ان کے چہرے پر اس عذاب الیم کے جس کا نام غضب ہے نہایت مکروہ طور پر آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور طیش و اشتعال کی باتیں بے اختیار اور بے محل مونہہ سے نکلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ حالت اہل اخلاق میں نہیں ہوتی۔ ہاں وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر سخت الفاظ بھی استعمال کر لیتے ہیں"۔ ضرورۃ الامام صت۸

یہ وہ چند اصولی باتیں ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تحریروں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان کے پیش نظر کوئی سمجھ و عقل رکھنے والا انسان آپ پر درشت کلامی کا الزام نہیں لگا سکتا۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی مد نظر رہنی چاہیئے۔ کہ حضور علیہ السلام نے جو جوابی الفاظ بعض جگہ استعمال فرمائے ہیں۔ وہ ہر مخالف کے متعلق نہیں۔ جیسا کہ معاصر مذکور نے سمجھا ہے۔ بلکہ ان لوگوں سے مخصوص ہیں جنہوں نے خواہ مخواہ حضور کو گالیاں دیں۔ اور انتہائی طور پر دکھ دیا حضور خود فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ھتک العلماء الصالحین وقدح الشرفاء المھذبین۔ سواء کانوا من المسلمین والمسیحیین او الاریۃ (لجۃ النور صت۶) یعنی ہم صالح علماء کی ہتک کرنے اور مہذب شرفا کے متعلق طعنہ زنی کرنے سے خداتعالےٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ اس قسم کے شریف الطبع لوگ مسلمانوں میں سے ہوں یا مسیحیوں یا آریوں میں سے پھر فرماتے ہیں "لیس کلامنا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم" (الہدیٰ صت۶۸) یعنی ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے۔ نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں÷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن شریف کی تین تجلیات

"قرآن شریف کے لئے تین تجلیات ہیں۔ وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے نازل ہوا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے اس نے زمین پر اشاعت پائی۔ اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ اسرار اس کے کھلے ولکل امرٍ وقتٌ معلوم اور جیسا کہ آسمان سے نازل ہوا تھا۔ ویسا ہی آسمان تک اس کا نور پہونچا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں اس کے احکام کی تکمیل ہوئی۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی۔ اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صت۵۳)

لنڈن میں ایک انگریز نوجوان کا قبولِ اسلام

لنڈن ۱۰ ستمبر ۱۹۴۲ء۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے۔

ایک انگریز نوجوان ہمنن نام مسجد میں آیا۔ اور اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام نور احمد رکھا گیا ہے۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے بالخصوص رمضان کی دعاؤں میں یاد رکھیں÷

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

(۱) عبدالرحیم صاحب مالک دیانت سوڈا واٹر فیکٹری قادیان کی والدہ صاحبہ تین چار ماہ سے بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہیں (۲) عبدالرحمن صاحب جنید کی اہلیہ صاحبہ تین ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں (۳) محمد صدیق صاحب انصاری کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۴) مرزا محمد شفیع صاحب محلہ دارالرحمت کا نواسہ جو چند روز ہوئے پیدا ہوا تھا سخت بیمار ہے۔ نیز بچہ کی والدہ بھی بیمار ہے احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔ (۵) ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان لکھتے ہیں۔ کہ تایا جان حکیم دین محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکاؤنٹس

درس الحدیث

دین (اسلام) آسان ہے

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حدیث:۔ عن ابی هریرة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان الدین یسر ولن یشاد الدین الا غلبہ فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوة والروحة وشیء من الدلجة ؛

ترجمہ :۔ ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین (اسلام) آسان ہے۔ اور جو کوئی بھی دین میں حد سے بڑھے گا۔ دین اس کو مغلوب کر دے گا۔ پس میانہ روی اختیار کرو۔ حدود کے قریب قریب رہو۔ اور خوش رہو۔ صبح وشام دُعا و ذکر سے اللہ تعالےٰ کی مدد طلب کرتے رہو۔ اور ایسا ہی رات کے پچھلے پہر؛

اسلام کے احکام فطرتِ انسانی کے مطابق ہیں۔ اور انسان ان کو بغیر کسی دقت کے سرانجام دے سکتا ہے۔ لیکن برعکس اس کے دوسرے مذاہب مثلاً عیسائی و آریہ وغیرہ ان کے احکام ایسے سخت اور پیچیدہ ہیں۔ جن کو انسان خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دے سکتا۔ مثلاً آریہ سماج کی تعلیم مردہ جلانے کے متعلق یہ ہے۔ کہ مردہ کے وزن سے سہ گنا گھی ہونا چاہیئے۔ اگر اتنا نہ مل سکے۔ تو دوگنا اور اگر اتنا بھی نہ مل سکے۔ تو کم از کم مساوی الوزن ہونا ضروری ہے۔ چاہے بھیک مانگ کر کیوں نہ جمع کیا جائے۔ اس پر کون عمل کرتا یا کر سکتا ہے۔ اسی طرح عیسائیوں میں کئی ایسے احکام ہیں۔ جن پر عمل کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے۔ چنانچہ پولوس رسول فرماتے ہیں۔ "اگر تیری بیوی نہیں۔ تو بیوی کی تلاش نہ کر"۔ (۱۔ کرنتھیوں) یہ تو ایسی بات ہوئی۔ کہ انسان کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ وہ ان سے کام نہ لے۔ پاؤں دیئے گئے ہیں۔ ان سے کام نہ لے۔ انسان کو اعضاء رجولیت دیئے گئے ہیں۔ ان سے بھی کام نہ لے۔ کیا فطرت انسانی کا یہی تقاضا ہے۔

اب ہم مذہب اسلام کو لیتے ہیں۔ اور نماز فجر کی مثال پیش کرتے ہیں۔ کہ کیا یہ حکم فطرت انسانی کے خلاف ہے۔ یا اس کے مطابق۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ زمیندار وغیرہ جن کے متعلق ایسے کام ہوتے ہیں۔ جو کہ علے الصبح ہی سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ وہ قریباً تین بجے بیدار ہو جاتے ہیں۔ مسافر بھی علے الصبح اپنے سفر کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ غرض ہر شخص جس کو کوئی دُنیاوی غرض و منفعت کا خیال ہو۔ وہ علے الصبح بیدار ہونے کے لئے فکرمند رہتا ہے۔ جب انسان دنیاوی غرض و منفعت کے لئے علے الصبح بیدار ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی فطرت اس امر کو گراں محسوس نہیں کرتی۔ تو دینی امر یعنی نماز کے لئے اُٹھنا بھی فطرت انسانی کے خلاف نہیں قرار دیا جا سکے گا۔

اسی طرح ان مذاہب کے عقائد ہیں۔ جو کہ قریباً تمام کے تمام عقدۂ لاینحل کی طرح ہیں۔ مثلاً عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ تین میں ایک اور ایک میں تین۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے۔ کہ انسانی دماغ اس کو قبول کرنے سے قاصر ہے۔ امرتسر میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈپٹی آتھم کے مابین مباحثہ ہوا۔ اور پندرہ دن تک جاری رہا۔ جو جنگ مقدس کے نام سے مشہور ہوا۔ تو ڈپٹی آتھم درمیان میں دو دن بیمار ہو گئے۔ مباحثہ کے لئے ان کے پریزیڈنٹ مارٹن کلارک آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ میں محمدی وحدانیت کو صحیح نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اسے تو ایک بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ لیکن ہماری (عیسائیوں) کی وحدانیت ایسی ہے۔ جو کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اور یہی صحیح وحدانیت ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک انگریز پادری کے ہاں گئے۔ اور نوکر کو اندر یہ کہکر بھیجا۔ کہ توحید فی التثلیث کی وضاحت کر جائیں۔ پادری صاحب نے جواب بھیجا۔ کہ یہ ایسا مسئلہ ہے جو کہ ایشیائی دماغ نہیں سمجھ سکتے۔ حضرت خلیفۂ اول نے نوکر کو پھر اندر بھیجا۔ کہ پادری صاحب سے پوچھ آؤ۔ حضرت عیسےٰ کہاں کے رہنے والے تھے۔ نوکر نے آکر جواب دیا۔ کہ پادری صاحب اس سوال پر خاموش رہے ہیں؛

غرض یہ ایسا عقیدہ ہے۔ جو کہ بالکل سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح آریوں میں نیوگ کا ایسا مسئلہ ہے۔ جس پر عمل کرنے کے متعلق سوامی دیانند بہت زور دے گئے ہیں۔ لیکن تم کسی آریہ سے پوچھو کہ اس پر عمل کرتے ہو۔ تو وہ نفی میں جواب دے گا۔ یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ یہ عقیدہ ہی ایسا ہے جس پر عمل کرنے کے لئے فطرت انسانی معذور ولاچار ہے؛

لیکن ان مذاہب کے برعکس کامل و اکمل دین اسلام کے کسی عقیدہ اور حکم کو لو۔ انسانی فطرت کے مطابق اور نہایت آسانی سے ہو جانے والا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ جو کوئی بھی دین میں حد سے تجاوز کرے گا۔ اس سے دین کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن دین اس شخص پر غالب آجائے گا۔ مثلاً کوئی شخص ایک گھنٹہ روزانہ نماز تہجد میں خرچ کرتا ہے۔ اگر وہ چاہے۔ کہ میں اس سے زیادہ عبادت کیا کروں۔ تو وہ شخص چاہے کس قدر لمبی عبادت کرے تھک جائے گا۔ لیکن دین پھر ویسا کا ویسا ہی ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ عبادات ایسی اختیار کرنی چاہئیں۔ جو آسانی سے ادا ہو سکیں۔

خدا تعالےٰ کو عبادات کے ذریعہ خوش کرنے کے متعلق بھی دو معیار ہیں۔ ایک معیار اسلامی دوسرا غیر مذاہب کا۔ اسلام کا معیار یہ ہے۔ کہ خدا کی اطاعت میں عبادات و احکام بجا لانا۔ غیر مذاہب والوں کا معیار یہ ہے۔ کہ نفس کو جس قدر زیادہ سے زیادہ تکلیف میں ڈالا جا سکے۔ ڈال کر خدا کو خوش کرنا۔ اب ہم فطرتِ انسانی کے ساتھ ان دونوں کا موازنہ کرتے ہیں؛

ہندوؤں میں جسم کو طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کر کے خدا کو خوش کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ مثلاً ساری ساری رات ایک ٹانگ پر کھڑے رہنا۔ سردیوں میں ساری رات پانی میں گزار دینا۔ گرمیوں میں سارا سارا دن دھوپ میں گزار دینا۔ مٹھی بھر جو کھا کر چالیس دن بھوکے رہنے کا چلہ کاٹنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسی عبادات ہیں۔ جن کو ادا کر کے وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ خدا اس طرح خوش ہوتا ہے۔ حالانکہ ان کا یہ خیال اصلیت کے برعکس ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ آئے گی کہ ایک شخص کے دو بیٹے ہیں۔ ایک نے باپ کو خوش کرنے کا یہ طریقہ سوچا۔ کہ میں سارا دن دھوپ میں کھڑا رہوں گا لیکن دوسرا بیٹا باپ کے پاس رہا۔ اور جو جو کام اس نے بتائے۔ اس نے ان کو اطاعت کے ساتھ سرانجام دیا۔ بتاؤ۔ کہ تم کس بیٹے کو فرمانبردار کہو گے۔ کیا اس کو جو دھوپ میں کھڑا رہا۔ یا دوسرے کو جس نے والد کے پاس رہ کر اس کی اطاعت کی؛

پس یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔ وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رضامندی اسی میں ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ جب اس کا حکم ہو۔ کھانا کھائے۔ جب حکم ہو۔ عبادت کرے۔ جب حکم ہو سوئے وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے قرآن مجید ہماری راہنمائی کرتے ہوئے بیان فرماتا ہے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

خدا اور رسول کی اطاعت کرو۔

صوفیوں میں رواج ہے۔ کہ رات کو نماز پڑھتے پڑھتے اگر اونگھ آجائے۔ تو رسہ لٹکا کر۔ ٹانگیں اوپر باندھ کر لٹک جاتے ہیں۔ اور اس نماز کا نام انہوں نے ”صلوٰۃ معکوس“ رکھا ہے۔ ایسی عبادات خدا کو خوش کرنے کے خلاف ہیں۔ کیونکہ یہ عبادات اس کی اطاعت کے ماتحت ادا نہیں کی جاتیں۔

پس آسان اور صحیح دین دنیا میں صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ جس کے احکام وعقائد انسانی عقل کی سمجھ سے بالاتر نہیں۔ بلکہ آسانی سے عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔

حدیث میں آگے جا کر آسانی سے عبادات ادا کرنے کے طریقے اور اوقات بتائے گئے ہیں۔ فسددوا سے مراد یہ ہے۔ کہ حدود سے تجاوز نہ کرو۔ قاربوا سے مراد قریب قریب رہو۔ اور خوشی سے عبادات بجا لاؤ۔ اور صبح وشام دُعا و ذکر سے خدا تعالےٰ کی مدد طلب کرتے رہو۔ اسی طرح رات کے پچھلے پہر بھی۔ تا تمہیں قرب الٰہی حاصل ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان قرآن مجید کے اس حکم کے مطابق ہے۔ واذکر اسم ربک بکرۃ واصیلا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قومی اور ملی مفاد کے لئے عزت کی قربانی کے نظارے

کسی کی عدم موجودگی میں اس کا عیب بیان کرنا اور اس کے متعلق کوئی ایسا ذکر کرنا جسے اگر وہ سن لے تو تکلیف محسوس کرے اسے اسلامی اصطلاح میں غیبت کہا جاتا ہے۔ جس سے قرآن کریم نے روکا ہے۔ کیونکہ اس سے آپس کے تعلقات کشیدہ ہو جاتے۔ اور ایک دوسرے کا بغض دلوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ لیکن ہر قانون اپنے ساتھ بعض استثنائی امور بھی رکھتا ہے۔ جنہیں پیش آمدہ حالات کے وقت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسی اصل کے ماتحت گو اسلامی شریعت نے دوسرے کا اس کی عدم موجودگی میں عیب بیان کرنا بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ مگر پھر بھی بعض صورتیں ایسی رکھی ہیں۔ جن میں اصلاح قوم یا اصلاح افراد کے نقطۂ نگاہ سے ذمہ دار افسروں اور بدی کا استیصال کرنے والے حکام کے پاس کسی کی برائی بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اس لئے نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اس صورت میں غیبت جائز ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس وقت اصلاح قوم یا اصلاح افراد کا اہم مقصد پیش نظر ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے کسی ایک فرد کی تکلیف کی پروا نہیں کی جا سکتی۔ جب قومی مفاد یا انفرادی یا اجتماعی ترقی کا سوال نہ ہو۔ اس وقت تو کسی ایک شخص کے دل کو بھی اس رنگ میں ٹھیس پہنچانا جائز نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب ایک طرف قوم کے مفاد کا سوال ہو۔ لوگوں کی اصلاح کا سوال ہو۔ افراد کے حقوق کا سوال ہو۔ تو اس وقت ہر کہ وِمہ کے سامنے نہیں۔ بلکہ اولوالامر کے سامنے کسی کا عیب بیان کرنا شریعت اسلامی جائز قرار دیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لایحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم۔ اللہ تعالےٰ یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ کسی کی بدی کا ذکر کیا جائے۔ ہاں جو مظلوم ہو۔ اسے حق حاصل ہے۔ کہ وہ ظلم کے اندفاع کے لئے افسران متعلقہ کی طرف رجوع کرے۔ ایک شخص کی چوری ہو جاتی ہے۔ یا وہ کسی کے پاس امانت رکھتا ہے۔ اور وہ اس میں خیانت سے کام لیتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اگر وہ قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کرتا۔ اور دوسرے کی بُرائی بیان کرتا ہے۔ تو یہ بالکل جائز ہوگا۔ پھر بعض دفعہ کسی کے عیب کی کسی ایسے شخص کو اطلاع دینا بھی جائز ہوتا ہے جس کے متعلق اسے یقین ہو۔ کہ اس کی مساعی سے وہ عیب دور ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کے بچے میں کوئی نقص ہو۔ تو اس کے باپ کو اطلاع دینا یا امام وقت کے حضور کسی کی ایسی شکایت پہونچانا جس کا اثر دُور رس ہو ہرگز غیبت میں شمار نہیں ہوگا۔ احادیث میں آتا ہے حضرت معاذ کا معمول تھا۔ کہ آپ بہت لمبی نماز پڑھاتے۔ ایک روز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے شکایت کی۔ کہ معاذ بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ اور ہم کاروباری آدمی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت معاذ کو بلا کر نصیحت فرمائی۔ کہ لمبی نماز نہ پڑھایا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں اس شخص کا حضرت معاذ کی شکایت پہونچانا غیبت نہیں تھا۔ کیونکہ لمبی نماز پڑھانے کا عام لوگوں پر برا اثر پڑ رہا تھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ یہ شکایت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچائے جو ان کو روکنے کی طاقت رکھتے تھے پس اسی رنگ میں امام وقت یا کسی اور ذمہ دار افسر کے پاس کسی کی کوئی ایسی شکایت پہونچانا جس کے اثرات وسیع ہوں غیبت نہیں ہوتا۔

اسی طرح فتوے دریافت کرنے کے لئے اگر مجبوراً کسی شخص کا کوئی عیب بیان کرنا پڑے تو بیان کیا جا سکتا ہے۔ گو استفتا کی صورت میں معین نام لینے کی بجائے زیادہ بہتر یہی ہوتا ہے۔ کہ کسی کا نام نہ لیا جائے۔ لیکن اگر کوئی لے لے۔ تو یہ ناجائز نہیں ہوگا۔ حدیثوں میں آتا ہے ابوسفیان کی بیوی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان سخت بخیل ہے۔ اخراجات کے لئے کھلے طور پر روپیہ پیسہ نہیں دیتا۔ کیا یہ جائز ہوگا۔ کہ ایسی حالت میں میں بغیر ان کی اطلاع کے ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں آپ نے فرمایا ہاں لے لیا کرو۔ اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت نمازیں بہت پڑھتی ہے۔ روزے بہت رکھتی ہے۔ مگر اپنے ہمسایوں کو تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا تب وہ دوزخی ہے۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں عورت نمازیں بھی پڑھتی ہے روزے بھی رکھتی ہے۔ اور ہمسایوں کو تکلیف بھی نہیں دیتی۔ آپ نے فرمایا وہ جنتی ہے۔ پہلے واقعہ میں ابوسفیان کی بیوی نے ایک فتوے حاصل کرنے کے لئے اور دوسرے واقعہ میں اس صحابی نے ایک عام سبق حاصل کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بعض کے عیوب بیان کئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ کہ تم غیبت کر رہے ہو۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے حالات میں اگر کسی کا عیب بیان کرنا پڑے۔ تو وہ جائز ہوگا۔

پھر اگر کوئی ٹھگ اور دھوکے باز ہو۔ لوگوں سے جھوٹ بول کر روپیہ بٹورنے کا عادی ہو۔ قرض لے لیتا ہو۔ اور پھر واپس نہ کرتا ہو۔ اور ہر روز ایک نئے شکار کی تلاش میں رہتا ہو۔ تو ایسے شخص کی دھوکا بازیوں سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے اس کا عیب بیان کرنا جائز ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اترغبون عن ذکر الفاجر بما فیہ اھتکوہ حتی یعرفہ الناس اذکروہ بما فیہ حتی یحذرہ الناس (احیاء العلوم) یعنی کیا تم فاجر کے ذکر کرنے سے گھبراتے ہو۔ اس کو لوگوں کے سامنے لاؤ۔ اور اس کے عیوب بیان کرو تاکہ لوگ اسے پہچان لیں۔ اور اس سے بچیں۔ اسی طرح رشتہ ناطہ اور خرید و فروخت کے معاملہ میں اگر کسی کا کوئی عیب بیان کرنا پڑے۔ تو وہ جائز ہوتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔ فاطمہ بنت قیس کو جب ابوعمرو بن حفص نے طلاق دی۔ تو انہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم کی طرف سے نکاح کا پیغام پہنچا۔ وہ مشورہ کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معاویہ تو غریب آدمی ہیں۔ اور ابوجہم اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا۔ یعنی عورتوں کو مارنے کا عادی ہے۔ تم اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کر لو۔ پھر اسلامی مفاد اور دین کی بہبودی کے لئے اگر کسی کا کوئی عیب بیان کرنا پڑے تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی جیسے محدثین لکھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ یا فلاں راوی کا حافظہ کمزور ہے۔ یا فلاں میں وضع حدیث کی عادت پائی جاتی ہے۔ یا فقہا لکھتے ہیں۔ کہ فلاں کتاب غیر معتبر ہے۔ فلاں کا مؤلف معتزلی ہے۔ اور اس لئے اس کا قول باطل ہے۔ یا فلاں نے اپنی کتاب میں ضعیف اور کمزور روایات کو بھی شامل کر لیا ہے۔ ایسا لکھنا جائز ہے۔ کیونکہ اس سے دین کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اور لوگ پہچان جاتے ہیں۔ کہ اچھی اور بُری بات کونسی ہے۔

اسی طرح کسی زندہ یا مردے کا اس طرح ذکر کرنا کہ اس نے فلاں فعل کیا جسکی اسے یہ سزا ملی جائز ہے۔ کیونکہ اس طرح لوگوں کو عبرت حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص بدکاری کرتا ہے۔ اور اسے آتشک ہو جاتی ہے۔ اب اگر کسی مجلس میں کہا جائے۔ کہ فلاں کو دیکھو اسے افعال بد کے نتیجہ میں آتشک ہو گئی ہے۔ تو یہ جائز ہوگا۔ کیونکہ اس طرح لوگوں کو افعال بد سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ فلاں شخص خدا کے حضور قابل مواخذہ ہے کیونکہ وہ اپنا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔ بشرطیکہ نیت یہ ہو۔ کہ لوگ اس مذموم صفت سے بچیں جائز ہے۔ حدیثوں میں بھی اس کی مثال پائی جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ قبرستان میں سے گزر رہے تھے۔ کہ دو قبروں کے پاس ٹھہر گئے۔ اور فرمایا۔ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ ایک کو تو اس لئے کہ وہ چغل خوری کی عادت رکھتا تھا۔ اور دوسرے کو اس لئے کہ وہ پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے نہیں بچاتا تھا۔ بعض جگہ یہ آتا ہے۔ کہ وہ

رمضان المبارک

اور روزوں کے متعلق چند ضروری احکام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۶)

"جو دائم المریض ہو۔ یا پیر فرتوت ہو۔ یا (عورت) حاملہ ہو۔ یا دودھ پلانے والی ہو۔ ان پر روزہ نہیں۔ یہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ کے ادا کریں" (فقہ احمدیہ ص۵۸)

(۷)

روزے کی حالت میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور کوئی شخص اگر غلطی سے روزہ کھول دے۔ سمجھے کہ شام ہو گئی ہے۔ لیکن درحقیقت شام نہ ہوئی ہو۔ تو ایسے شخص پر ایک دن روزہ اور ہے۔ اور جو شخص روزہ رکھ کر پھر بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ توڑ دیتا ہے۔ تو اس کا کفارہ یہ ہے۔ کہ اول تو وہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ یا غلام نہ ملے۔ تو ساٹھ دن کے متواتر روزے رکھے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو۔ تو ساٹھ مساکینوں کو کھانا کھلائے۔

(۸)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تسحّروا فانّ فی السحور برکۃ۔ ترمذی کتاب الصوم۔ کہ سحری کھایا کرو۔ کیونکہ یہ بابرکت ہے۔ پس سحری کھانا مستحب ہے لیکن روزہ کے لئے شرط نہیں۔ "جو شخص سحری نہ کھانے کے عذر سے روزہ چھوڑتا ہے۔ وہ ویسا ہی گنہگار ہے۔ جیسا کہ جان بوجھ کر رمضان میں روزہ نہ رکھنے والا" (فقہ احمدیہ ص۵۸)

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام آخری وقت میں سحری کھایا کرتے تھے۔ یعنی سحری کھا چکنے کے تھوڑا عرصہ بعد اذان ہو جاتی تھی۔

(۹)

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لا یتقدمنّ احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الّا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذالک الیوم (بخاری کتاب الصوم جلد نمبر۱) کہ رمضان شریف شروع ہونے سے قبل ایک دو دن کے روزے نہیں رکھنے چاہئیں ہاں وہ شخص رکھ سکتا ہے۔ جو پہلے سے روزے رکھتا چلا آتا ہو۔

(۱۰)

ابتدا رمضان ماہ رمضان کا چاند دیکھنے سے ہوتی ہے۔ لیکن اگر آسمان غبار آلودہ یا ابر آلودہ ہو۔ تو ایک مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ اور اگر مطلع صاف ہو۔ تو پھر ایک جم غفیر کی گواہی قابل اعتبار ہو گی۔ انتہائے رمضان شوال کا چاند دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اگر آسمان پر بادل ہوں۔ تو دو مسلمانوں کی گواہی رویت ہلال میں کافی ہے۔ اگر مطلع صاف ہو۔ تو پھر جم غفیر کی گواہی معتبر ہو گی۔

(۱۱)

"آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ نہانا۔ تر کپڑا اوپر لینا۔ بدن کو تیل لگانا۔ اور اپنی بیوی کا بوسہ لینا۔ معانقہ کرنا۔ بشرطیکہ اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔ حجامت کرانا۔ پچھنے لگانا۔ یا سینگی لگانا۔ سرمہ لگانا۔ خوشبو سونگھنا یا لگانا جائز ہے" (فقہ احمدیہ ص۶۱) بحالت روزہ اگر احتلام ہو جائے۔ تو روزہ کو کچھ نقصان نہیں۔ "کلی کرنا۔ یا منہ میں کچھ ایسی چیز ڈالنا۔ جس کا مزا ہو۔ بشرطیکہ وہ حلق میں نہ اترے روزہ کو نقصان نہیں دیتے۔ تھوک نگلنا جائز ہے۔" (فقہ احمدیہ ص۶۲)

(۱۲)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ویسے بھی بڑے سخی وجواد تھے۔ لیکن کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ۔ کہ رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیز آندھی سے بھی زیادہ صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔ فدیہ وصدقہ وخیرات قادیان میں یتامے کے فنڈ میں بھی اور اپنے شہر کے مساکین وغرباء کو دے سکتا ہے۔

(۱۳)

جان بوجھ کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ روزہ میں لغو باتیں کرنا۔ کسی سے لڑائی کرنا منع ہے۔ اگر کوئی لڑائی کرے اس کو کہہ دینا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اسی طرح حقہ پینا۔ غیبت کرنا۔ اور چغلی کرنا بھی ممنوع ہے۔

(۱۴)

روزہ کسی پاک وطیب چیز سے کھولنا چاہیئے حضور علیہ السلام عموماً کھجوروں سے روزہ کھولتے۔ اگر وہ میسر نہ ہوتیں۔ تو پانی یا چھوہاروں سے کھول لیتے۔ روزہ کھول کر یہ دعا پڑھنی مسنون ہے اللّٰھم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت۔ یعنے اے اللہ میں نے تیری خوشنودی کے حصول کے لئے روزہ رکھا تھا۔ اور اب تیرے دئیے ہوئے رزق کے ساتھ اس روزہ کو میں نے کھولا ہے۔ تو اسے اپنی جناب سے قبولیت کا شرف عطا کر۔

(۱۵)

اگر افطاری کے وقت کہر یا بادل ہوں۔ یا روزہ دار کمرہ میں ہو۔ اور کوئی شخص غلطی سے کہہ دے۔ کہ سورج غروب ہو گیا ہے۔ اور وہ روزہ کھول دے۔ لیکن بعد میں معلوم ہو۔ کہ ابھی روزہ افطار کرنے کا وقت نہیں تھا۔ تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس لئے اس کو رمضان کے بعد اس کی بجائے اور روزہ رکھنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ میں صبح کو مکان کے اندر بیٹھا تھا۔ اور مجھے یقین تھا۔ کہ ابھی کھانا کھانے کا وقت ہے۔ اور میں نے کھانا کھا لیا۔ مگر بعد میں کسی دوسرے شخص سے معلوم ہوا۔ کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو چکی تھی۔ اب میں کیا کروں۔ حضورؑ نے فرمایا۔ "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔ صرف غلطی لگ گئی ہے۔ اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ ص۱۳۶)

(۱۶)

رمضان شریف میں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہیئے۔ بعض لوگ سحری کھا کر روزہ تو رکھ لیتے ہیں۔ مگر تراویح یعنے نماز تہجد سے غفلت کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ نماز تراویح کی افضل ادائیگی وہی ہے، جو رات کے آخری حصہ میں کی جائے۔ اور جس میں لمبا قیام۔ تلاوت قرآن اور لمبی دعائیں ہوں۔ مگر یہ بھی جائز ہے۔ کہ مسجد میں کسی حافظ یا قرآن خواں کی اقتداء میں سحری کے وقت یا نماز عشاء کے بعد پڑھی جائے...... تراویح پڑھنے والے کے ساتھ تراویح کے عوض میں کوئی رقم مقرر نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں تراویح کے ختم ہونے پر اگر اس کی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے کچھ خدمت کر دی جائے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کے فتویٰ کی رو سے یہ جائز ہے۔ (فتاویٰ احمدیہ ص۹۹)

(۱۷)

بعض والدین اپنے چھوٹے لڑکوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔ نماز کی فرضیت کا وقت اور ہے۔ اور شادی کے لئے بلوغت کا وقت اور ہے۔ اسی طرح روزہ کی بلوغت کا بھی وقت اور ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ۔

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شفاکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

"روزہ کے لئے بچپن اس وقت تک ہوتا ہے جبتک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کر لیتا۔ اسی وجہ سے مختلف بچوں کے لئے یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو پندرہ سے بیس سال ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں تو اچھا ہے۔ اسطرح انہیں عادت ہو جائے گی۔ مگر بہت چھوٹی عمر میں اس طرح روزے نہیں رکھوانے چاہئیں۔ یہ شریعت پر عمل کرانا نہیں بلکہ بچہ کو بیمار کر کے ہمیشہ کیلئے ناقابل بنانا ہے"
(الفضل ۱۹ ار ستمبر ۱۹۳۶ء)

—(۱۸)—

حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ۔ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہٗ وشرابہٗ۔ (بخاری کتاب الصوم) خدا کی روزہ سے اصل غرض یہ ہے کہ انسان اس کی طرح تمام نقائص وعیوب سے منزہ ہو جائے۔ جو شخص اس غرض کو پورا نہیں کرتا۔ خدا کو کوئی ضرورت نہیں۔ کہ وہ اس کیلئے اپنا کھانا پینا ترک کرے۔

—(۱۹)—

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من استطاع الباءۃ فلیتزوّج۔ فانّہ اغضّ للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانّہٗ لہ وجاءٌ (بخاری کتاب الصوم) کہ جو کوئی شادی کرنیکی طاقت رکھے وہ شادی کرے۔ کیونکہ شادی کرنا غض بصر اور حسن فرج کا موجب ہے۔ لیکن جو شادی کرنے کی مقدرت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ روزے اسکو بے حیائیوں اور برائیوں سے بچانے کا موجب ہونگے۔

—(۲۰)—

اس مبارک مہینہ میں خدا اپنے بندوں کی دعائیں کثرت سے قبول کرتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ موجودہ خطرات کو پیش نظر رکھ کر خوب دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان مصائب کے ایام کو ہم سے جلدی دور کرے اور ہماری جماعت کو پیش آمدہ خطرات سے محفوظ رکھے۔ اور خاکسار کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ خدا میرے وجود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مفید اور کارآمد بنائے۔

خاکسار بزمی مدرسہ احمدیہ قادیان

رپورٹ مساعی مجالس خدام الاحمدیہ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش مطابق جون ۱۹۴۲ء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شعبہ تربیت و اصلاح

مرکزی کارگذاری: مقامی مجالس کی نمازوں کی حاضری کی روزانہ رپورٹ کیلئے فارم طبع کرائے گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں نمازوں کی روزانہ رپورٹ ارسال کی جاتی رہی۔ مقامی مدارس کے طلباء کو تعطیلات تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی گئی۔

مجالس مقامی: ۔ نماز باجماعت کے لئے مندرجہ ذیل مجالس نے کوشش کی۔ دارالبرکات شرقی۔ دارالبرکات۔ دارالفضل۔ بورڈنگ احمدیہ بورڈنگ تحریک جدید۔ دارالشیوخ۔ دارالرحمت دارالفتوح مسجد اقصےٰ۔ نیز اس کے علاوہ دارالبرکات شرقی میں تفسیر کبیر کا درس ہوتا رہا۔ دارالرحمت اور دارالشیوخ میں خدام کیلئے تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔

مجالس بیرونی: ۔ شملہ میں چار۔ نواں شہر میں ایک اوڑ میں چار۔ توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی میں ایک گھٹیالیاں میں دو۔ حیدر آباد دکن میں .... گوکھووال میں ایک۔ شاہدرہ میں چار سیالکوٹ میں چار اور لائلپور میں تین تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ کراچی۔ اوڑ۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا سونگھڑا۔ سید والا۔ لائلپور اور حیدر آباد دکن میں تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا۔ ان مجالس میں نماز باجماعت کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ لاہور کے کئی خدام نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبہ کی تعمیل میں ڈاڑھی رکھنا شروع کر دی۔ بعض مجالس نے "تاریخ اسلام" اور "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کا درس بھی دیا۔

شعبۂ مال

مرکزی کارگذاری: ۔ تمام مرکزی رجسٹروں کی پڑتال کی گئی۔ گیارہ عدد رسید بکیں باہر بھیجی گئیں۔ آٹھ اصحاب کی طرف سے عطیہ جات وصول ہوئے۔

حسابات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) مرکزی حسابات

	پائی	آنہ	روپے
سابقہ فاضلہ	۹	۰	۸۲
آمد ماہ احسان	۹	۱	۱۴۷
میزان	۶	۸	۲۲۹
برآمد ماہ احسان	۰	۰	۴۷
فاضلہ	۶	۸	۱۸۲

۲۔ عمارت فنڈ

	پائی	آنہ	روپے
بقیہ فاضلہ	۰	۱۲	۳۰۳
آمد ماہ احسان	۰	۷	۷۲
میزان	۰	۳	۳۷۶
فاضلہ برائے ماہ وفا	۰	۳	۳۷۶

۳۔ امانت مجالس مقامی خدام الاحمدیہ

	پائی	آنہ	روپے
بقیہ فاضلہ	۰	۸	۹۰
آمد ماہ احسان	۳	۱۱	۱۳
میزان	۳	۳	۱۰۴
برآمد	۰	۰	۰
فاضلہ برائے ماہ وفا	۳	۳	۱۰۴

شعبہ ایثار و استقلال

مرکزی کارگذاری: ۔ مقامی مجالس کو بیدار کرنے کے لئے جملہ حلقہ جات کے احزاب کی تنظیم کی گئی۔ اور فہرستیں منگوائی گئیں۔

مقامی مجالس: ۔ دارالبرکات شرقی۔ دارالفضل دارالبرکات۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ دارالرحمت۔ دارالفتوح۔ دارالعلوم میں نسبتاً زیادہ بیداری رہی۔ نسبتاً خدام کو چست کیا جاتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں مستعدی سے حصہ لیا جاتا رہا۔

مجالس بیرونی میں سے شملہ کے خدام نماز باجماعت۔ قرآن کریم اور کتب سلسلہ کے مطالعہ میں باقاعدہ رہے۔ کراچی میں جلسوں کا انتظام مستعدی سے کیا جاتا رہا۔ دہلی۔ اوڑ۔ توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی۔ چک ۹۹ شمالی۔ گھٹیالیاں لائلپور۔ لاہور۔ کیرنگ۔ سرگودہا۔ سونگھڑہ۔ کنڈا گھاٹ۔ سید والا۔ صدر سیالکوٹ۔ حیدر آباد اور لائلپور کے خدام پروگرام پر مستعدی سے عمل پیرا رہے

شعبہ وقار عمل

مقامی تین مجالس کے خدام سے مرکزی دفتر کی بنیادیں کھدائی گئیں۔ بیرونی دس مجالس کو خطوط کے ذریعہ وقار عمل اور اجتماعی کام کی تحریک کی گئی۔

مجالس مقامی: ۔ دارالفتوح میں صحن مسجد میں بھرتی ڈالی گئی۔ بورڈنگ احمدیہ۔ دارالبرکات شرقی مسجد مبارک کے خدام نے مساجد کی صفائی کی۔ دارالبرکات۔ دارالرحمت۔ دارالشیوخ اور دارالبرکات شرقی کی مجالس نے راستے اور نالیاں درست کیں۔

مجالس بیرون۔ احمد آباد (سندھ) میں تین بار۔ کنڈا گھاٹ میں بارہ مرتبہ۔ سونگھڑہ میں دو مرتبہ۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا میں چار بار۔ اوڑ میں چھ بار۔ شاہدرہ میں پانچ بار۔ کیرنگ میں گیارہ مرتبہ۔ منور آباد (سندھ) میں چار مرتبہ۔ سید والا میں ایک مرتبہ۔ بھیرہ میں دو بار۔ اجتماعی کام کیا گیا۔ مساجد اور غسلخانوں کی صفائی کی گئی۔ اور راستوں کو درست کیا گیا۔ احمد آباد میں ۴۴ ہنٹ نالی تیار کی گئی۔ چک ۹۹ شمالی میں ۶۱۶ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی بھیرہ میں مسجد کی چھت کی لپائی کی گئی۔ چک ۱۱ جنوبی سرگودہا میں مسجد کی دیواروں کی مرمت کی گئی۔

شعبۂ ذہانت و صحت جسمانی

مرکزی کارگذاری: ۔ مقامی مجالس میں

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچے کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مر جانا ایک عذاب ہے۔ اس کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اسکا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

رشتہ کی ضرورت

دو مخلص احمدی نوجوان دوستوں کیلئے جو ڈائرکٹر ایئر آفس اور ملٹری میں بالترتیب ملازم ہیں مخلص احمدی گھرانوں کے خوش صورت اور خوش سیرت رشتوں کی ضرورت ہے۔ سادہ تمدن اور دینی تعلیم والے رشتوں کو ترجیح دی جاوے گی۔ دہلی اور گجرات کے درمیانی اضلاع بالخصوص دیہات کے احباب خاص طور پر توجہ فرماویں۔

خاکسار فضل محمد خان احمدی ۹۱ مارکیٹ روڈ نئی دہلی

ورزش اجتماعی کا انتظام کیا گیا۔ نیز نگرانی کی گئی

مجالس مقامی :۔ دارالبرکات شرقی۔ دارالفضل دارالبرکات۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالرحمت دارالشیوخ میں ورزش اجتماعی۔ ڈنڈ۔ بیٹھک اور دیگر قسم کی ورزشیں کی جاتی رہیں۔

مجالس بیرون :۔ خدام کی صحت کو قائم رکھنے کیلئے بیرونی مجالس میں سے شملہ کراچی۔ دنیا پور۔ سرگودہا۔ سید والا میں خدام کو ورزش کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ لاہور کے خدام نے مگدر اٹھانا۔ گولہ اندازی۔ رسہ کشی وغیرہ کی ہر روز صبح مشق کی۔ چار پانچ دفعہ تیراکی کی مشق کرائی گئی۔ سرگودہا میں ہر اتوار کو نہر پر جاکر ورزش اجتماعی کی جاتی رہی۔ سونگھڑہ میں دیسی کسرت۔ کبڈی نیز گھوڑ سواری کی مشق کی گئی۔ کنڈا گھاٹ میں ڈور کی مشق کی گئی۔ صدر سیالکوٹ میں ڈنڈ بیٹھک۔ گولہ پھینکنے اور دوڑ کا انتظام کیا جاتا رہا۔

شعبہ تعلیم

مرکزی کارگذاری :۔ مقامی مجالس کا دورہ کیا گیا۔ اور خدام کو آئندہ امتحان میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

مقامی مجالس :۔ دارالبرکات شرقی میں پانچ اور دارالبرکات میں دو ناخواندگان کو قرآن مجید پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ سلسلہ کی کتب کے درس کا انتظام قریباً تمام محلہ جات میں کیا گیا۔ اور خدام کو اپنے طور پر مطالعہ کرنے کی تلقین کی گئی۔

مجالس بیرون :۔

مجالس بیرون میں سے حیدر آباد۔ کنڈا گھاٹ۔ سرگودھا۔ لاہور۔ اوڑ اور دہلی میں ناخواندگان کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ قرآن مجید۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ کی تلقین کی گئی۔ حیدر آباد دکن میں چھ اصحاب جو قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہے تھے۔ اب خدا کے فضل سے ختم کر چکے ہیں۔

محبوب عالم خالد
قائم مقام جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

تقرر سکرٹری مال

آئندہ کیلئے میاں اللہ دتہ صاحب کی جگہ بابو محمد عبد اللہ صاحب کو سکرٹری مال اور محاسب جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی مقرر کیا جاتا ہے۔　　ناظر بیت المال

کوی نوودوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

پتالی رجسٹرڈ

حیض کا نہ آنا یا درد سے آنا اور ان سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کرکے حیض کھولتی ہے۔ اور صاف کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے۔ عورتوں کے واسطے ایک ٹانک دوائی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے نمونہ آٹھ آنے

المشتہر :۔ منیجر امرت دھارا اوشد ہالیہ نمبر ۱۲ لاہور

باجلاس شیخ مظفر الدین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اوّل شکر گڑھ

انت سنگھ ولد گاہی سنگھ قوم راجپوت سکنہ شکر گڑھ

بنام

مسماۃ سرستی بیوہ ٹھلا۔ جمعدار خوشیا۔ بھگتو پسران ٹھلا۔ بلدیو سنگھ ولد بیلی۔ جگت سنگھ۔ مولا سنگھ نابالغان پسران منگل سنگھ بولایت رتنو۔ گرجو مفقود الخبر۔ رتنو پسران بلیا۔ عطرو ولد گردھاری بہاری ولد کپورا۔ جگدیش نابالغ ولد سرنو بولایت انگریزو چاچا خود انگریزو ولد اندر اقوام راجپوت ساکنان گڑھ شنکر

درخواست تقسیم اراضی موازی ۱۸ کنال رقبہ دخیلکاری زیر دفعہ ۶ ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء مندرجہ کھاتہ $\frac{228}{597 \text{ تا } 601}$ مندرجہ جمعبندی سنہ $\frac{1938}{39}$ واقعہ رقبہ شکر گڑھ

چونکہ مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم مذکورہ بالا تعمیل سے گریز کرتے ہیں۔ اور ان کی تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا مذکورہ بالا مدعا علیہم کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتقرر

$\frac{9}{42}$ ۱۹ کو حاضر عدالت ہذا

ہوکر پیروی وجواب دہی مقدمہ مذکور کریں ورنہ ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۴۲ء جاری کیا گیا ہے۔

دستخط حاکم
(بحروف انگریزی)　　مہر عدالت

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فی صدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں ان کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جنکا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

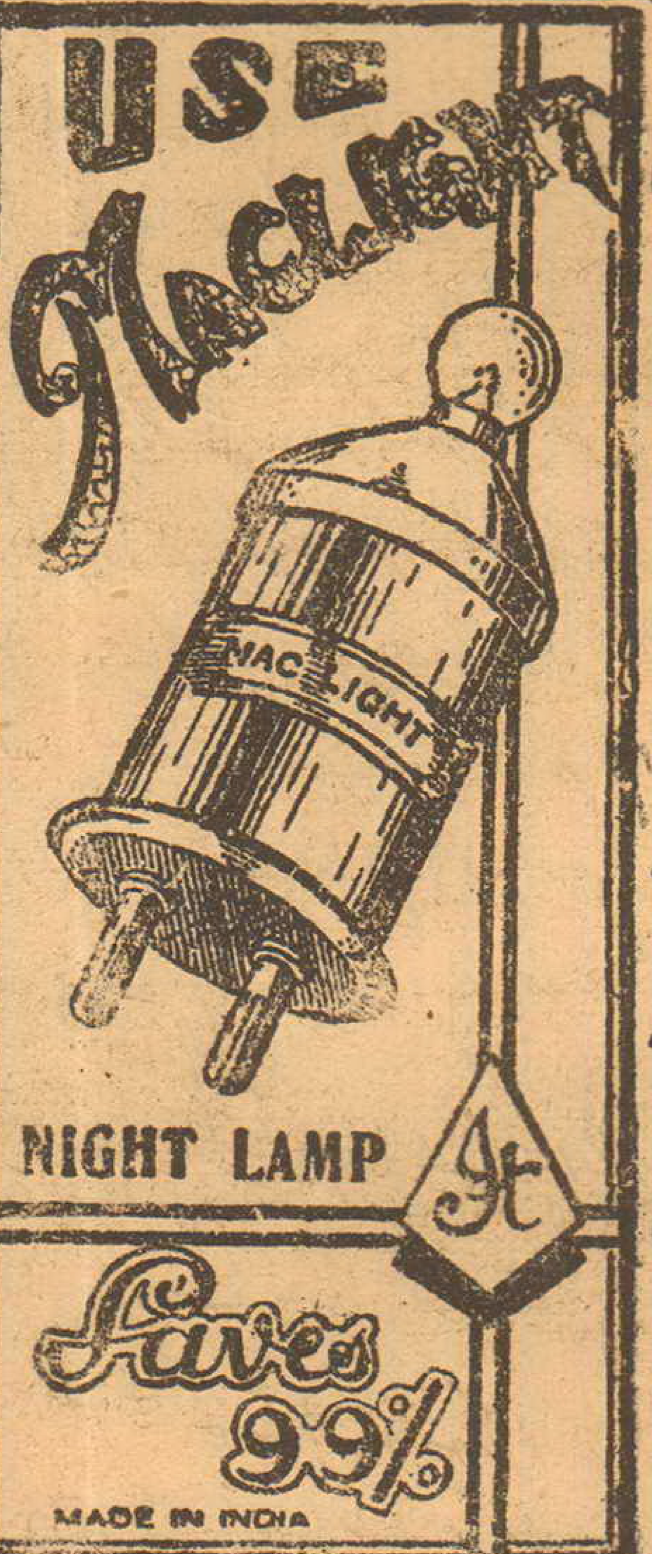

میک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس
قادیان

B. 40

قرص خاص امراض مخصوصہ کیلئے از حد مجرب ومفید ہیں قیمت ۵۰ قرص دو روپے (عہ)

اکسیر سیلان الرحم پون۔ لیکوریا یا سفید پانی کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی تین روپے

منگوانے کا پتہ :۔ **دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۱ ستمبر۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میں یہاں ہندو مہاسبھا کے صدر کے بلانے سے آیا ہوں اور بات چیت میں حصہ لیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر مکرجی کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ مسلمانوں کی رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں تو مسٹر جناح سے ملیں۔ بہرحال ملکی حالات کو بہتر بنانے کے لئے وہ جو کوشش کر رہے ہیں وہ قابل داد ہے۔ میں ہندوستان کے الگ الگ علاقوں کی آزادی کے اصول کا قائل ہوں۔ اگر مسلم لیگ اور کانگرس میں سمجھوتہ ہو جائے تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ برطانیہ ہندوستان کے مطالبات کو نہ مانے۔ برطانی حکومت نے بہت غلطی کی جو پبلک کے نمائندوں کے بجائے سیاسی لیڈروں سے بات چیت کی۔ آپ نے کہا۔ کانگرس کی موجودہ شورش کا اثر میرے صوبے پر کوئی نہیں۔ بلکہ وہاں بھرتی کی رفتار پہلے سے بھی زیادہ تیز ہے۔

دہلی ۱۱ ستمبر۔ جو لیڈر یہاں ہندو مہاسبھا کی دعوت پر آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں مسٹر چرچل پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ہندوستانی مسئلہ کو جلد از جلد حل کریں۔ اس پر خان بہادر الہ بخش۔ مسٹر فضل الحق ڈاکٹر مکرجی۔ ماسٹر تارا سنگھ اور پریذیڈنٹ آل انڈیا مومن کانفرنس کے دستخط ہیں۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ برطانیہ یہ کہکر کہ جھگڑے کی باتیں جنگ کے بعد طے ہوتی رہینگی۔ ہندوستان کو بااختیار حکومت دیدے تو اسکا اثر ملکی فضاء پر بہت خوشگوار ہوگا۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے، کہ کل دن بھر تمام اضلاع میں امن رہا۔ ضلع خاندیش کے بعض دیہات پر اجتماعی جرمانے کئے گئے ہیں۔ بدھ کے دن جو جھگڑا ہوا۔ اسکے بعد ایسی کوئی اور خبر نہیں آئی۔ لیکن ٹرام اور بسیں کل بھی بند رہیں۔ الہ آباد میں کرفیو آرڈر کی میعاد میں ایک ہفتہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ کل ایک ہجوم جمع ہو گیا تھا جسے پولیس نے منتشر کر دیا۔ پنڈت نہرو کی لڑکی اندرا اور ان کے خاوند فیروز گاندھی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ایک جلسہ میں تقریر کرنیوالے تھے۔ لکھنؤ میں کالج کے طلباء نے مظاہرے کئے یو۔پی کے بعض اضلاع میں تین پولیس افسروں اور بعض پولیس مینوں کے قتل کی اطلاع آئی ہے کراچی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

دہلی ۱۱ ستمبر۔ مسٹر جناح آج یہاں پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ برطانیہ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی فوجوں نے مڈغاسکر میں کچھ اور فوجی کارروائی شروع کی ہے۔ جو تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ ڈیگا سوریز پر قبضہ کے بعد خیال تھا کہ جزیرہ کا گورنر جنرل جو وشی گورنمنٹ کے احکام پر عمل کرتا ہے ایسی کارروائیوں کی اجازت دیدے گا۔ جو دشمن کو جزیرہ سے دور رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ مگر اب ثابت ہو گیا ہے۔ کہ پر امن طریقوں پر چلتے ہوئے یہ ممکن نہیں۔ اس لئے فوجی کارروائی ضروری سمجھی گئی ہے۔ وہاں دوستانہ حکومت قائم ہو جانے کے بعد مڈغاسکر کو بھی وہی مالی اور اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے۔ جو اتحادیوں کے ساتھ شامل ہونے والے دوسرے فرانسیسی علاقوں کو حاصل ہیں۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کے سیاسی حالات سے بڑے بڑے اتحادی ممالک کو خبردار رکھنے کے لئے مناسب انتظام کر دیا گیا ہے۔

ماسکو ۱۱ ستمبر۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ کے مغرب اور جنوب مغرب میں گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔ جرمنوں نے مغربی محاذ پر روسی صفوں میں ایک اور دراڑ ڈال دی۔ اور اس لئے روسیوں کو دو اور بستیاں خالی کر دینی پڑیں۔ روسی توپوں نے بہت سی جرمن فوج کو تتر بتر کر دیا۔ اور ٹینک کے کئی حملے بھی ناکام کر دیئے۔ نووورسک میں بھی بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ آج مسٹر چرچل نے ہندوستان کے متعلق پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ کرپس سکیم برطانوی گورنمنٹ کی طے شدہ سکیم ہے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کانگرس تمام ہندوستان کی نمائندہ نہیں بلکہ اکثریت کی بھی نمائندہ نہیں۔ حتیٰ کہ ہندو عوام کی بھی نمائندہ نہیں۔ نو کروڑ مسلمان بنیادی طور پر اس کے خلاف ہیں۔ پانچ کروڑ اچھوت اس کے خلاف ہیں۔ نو کروڑ ریاستی آبادی اس کے خلاف ہے۔ اب کانگرس نے بہت سے پہلوؤں میں عدم تشدد کی پالیسی ترک کر دی ہے۔ اس وقت اس کی سرگرمیوں میں جاپانی ففتھ کالم کا ہاتھ وسیع پیمانہ پر کام کر رہا ہے۔ تاہم کانگرسی لیڈروں کو آرام دہ حالات میں نظربند کر دیا گیا ہے۔ کانگرس پارٹی کا ملک کی جنگجو اقوام پر کوئی اثر نہیں۔ ہندوستان میں کوئی جبری بھرتی نہیں۔ مگر اس کے باوجود اب تک ۱۰ لاکھ ہندوستانی فوجی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ کنزرویٹو پارٹی کے کئی ممبروں نے مسٹر چرچل کے بیان کی حمایت کی ہے۔ اس بیان کے بعد مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ ہندوستان کے سوال پر بحث کا پھر بھی موقعہ ملے گا۔ اور چھٹیوں کے بعد پھر ایک بار اس کا موقعہ دیا جائے گا۔ وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ گاندھی جی نے جو حالات ملک میں پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کی موجودگی میں سمجھوتہ کی بات چیت کا کوئی امکان نہیں۔ وہ خود اسے کھلی بغاوت قرار دے چکے ہیں۔

کانپور ۱۰ ستمبر۔ گزشتہ شب کوتوالی پر دیسی ساخت کے دو بم پھینکے گئے۔ جو بیرونی دیوار سے ٹکرا کر پھٹ گئے۔

بمبئی ۱۰ ستمبر۔ حکومت نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ تین ہزار کے ایک ہجوم نے کل کھاتو تعلقہ میں ایک پولیس چوکی پر حملہ کر دیا۔ اس پر گولی چلانی پڑی موضع عالمنیر میں ریلوے سٹیشن۔ پوسٹ آفس۔ اور سول کورٹ کو جلا دیا گیا۔ اور ریلوے پٹڑی کو نقصان پہونچایا گیا۔ اس علاقہ کے لوگوں پر بیس ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

نیویارک ۱۰ ستمبر۔ امریکہ کے تحقیقاتی محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک بس ڈرائیور گرفتار کیا گیا ہے جو جرمن جاسوس ہے۔ اور امریکہ میں ہوائی جہازوں کی پیداوار اور ان کی تقسیم کے بارہ میں جرمنی کو خفیہ اطلاعات پہنچایا کرتا تھا۔

لاہور ۱۰ ستمبر۔ آج صبح پولیس نے روزنامہ ملاپ اردو اور ہندی دونوں کے دفاتر کی تلاشی لی۔ جو پانچ گھنٹے جاری رہی۔ مالک اخبار لالہ خوشحال چند خورسند صاحب کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی۔ تلاشی کے بعد پولیس کچھ خطوط۔ ٹریکٹ اور کتابیں وغیرہ لے گئی۔ لالہ جی کے لڑکے یدھ ویر صاحب کو بھی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں اس وقت نیوگنی کے دارالسلطنت پورٹ مورسبی سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر ہیں۔

انقرہ ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل رومیل بیمار ہو کر واپس برلین جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسے اپنے دست راست جنرل ا۔ب۔مارک کی موت کا بہت صدمہ ہوا ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ حکومت کی طرف سے پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مارشل چیانگ کائی شیک کی خواہش کے مطابق دارالعوام۔ اور دارالامراء کے ممبروں کا ایک وفد اس موسم خزاں میں چین کا دورہ کرے گا۔

ماسکو ۱۱ ستمبر۔ بعد دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ کچھ بھی ہو وہ سٹالن گراڈ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اس کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ بھی نہیں۔ کیونکہ شہر سے باہر جانیوالے تمام رستے برباد ہو چکے ہیں۔ والگا کو پار کرنے والے رستے بھی برباد ہو چکے ہیں۔ مغرب میں حالت بہت نازک ہے۔ دشمن کی ساری طاقت اسوقت ایک تنگ مورچہ پر اکٹھی ہو رہی ہے۔ انکو برابر کمک پہونچ رہی ہے اور اسکے باعث وہ کچھ اور آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جنوب مغرب میں روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ نیز نوورسسک میں جرمن فوجوں کا دباؤ برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ گروزنی سے پچاس میل شمال مغرب میں جو لڑائی ہو رہی ہے اس کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ آج مسٹر چرچل نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ مڈغاسکر کے مغربی کنارے کی تین بندرگاہوں پر برطانی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن نے بہت تھوڑا مقابلہ کیا۔ اور ہمارا نقصان بالکل معمولی ہوا۔

لاہور ۱۱ ستمبر۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے گوڑگانواں میں زمینداروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملک میں موجودہ شورش کے جو لوگ ذمہ وار ہیں۔ وہ ملک کے دشمن ہیں اور اس کی آزادی کے مقصد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ لڑائی کے بعد ہندوستان کے آزادی حاصل کرنے کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن سر محمد عثمان نے مسٹر چرچل کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہندوستان کی صحیح تصویر کھینچی ہے۔

دہلی ۱۱ ستمبر۔ آج مسٹر جناح کے یہاں پہنچنے پر کوشش کی جائے گی۔ کہ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے ساتھ ان کی ملاقات ہو۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ سیاسی صورت حال کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے دہلی میں جو لیڈر آئے ہوئے ہیں۔ مسٹر چرچل کے بیان سے ان پر سخت مایوسی چھا گئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی